سوال

(264) ایصال ثواب کی خاطر غرباء ومساکین کو کھانا کھلانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایصال ثواب کےلئے بغیر تعیین تاریخ جمعرات کو (اس بنا پر کہ اس دن فقراء کثرت سے آتے ہیں) اغنیاء اور فقراء کی ایک ساتھ عام دعوت کرنی جائز ہے یا نہیں؟ اس قسم کی دعوت میں شرکت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ اگر کوئی شخص اس دعوت میں شریک نہ ہو، تو (اجاب اذا دعی) کے خلاف تو نہ ہوگا؟ اس قسم کی دعوت کی نظیر خیر القرون میں ملتی ہے یا نہیں؟ ایصال ثواب کی عام احادیث کی رو سے اس نوع کی دعوت کو جائز قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشترکہ عام دعوت میں فقرا اور اغنیاء کو بغیر ارادہ فخر وریا کے اور بغیر رسم کی پابندی کے، بایں طور کھلانا کہ فقراء جس قدر کھائیں، اس سے مقصودمیت کی ایصال ثواب ہو اور جس قدر اغنیا کھائیں وہ دوستانہ دعوت اور ہدیہ کے طریق پر ہو، اس میں کوئی مضائقہ اور ہرج نہیں۔ ارشاد ہے فِى الدُّنيا وَالءاخِرَةِ وَيَسـَٔلونَكَ عَنِ اليَتـٰمىٰ قُل إِصلاحٌ لَهُم خَيرٌ وَإِن تُخالِطوهُم فَإِخوٰنُكُم وَاللَّهُ يَعلَمُ المُفسِدَ مِنَ المُصلِحِ وَلَو شاءَ اللَّهُ لَأَعنَتَكُم إِنَّ اللَّهَ عَزيزٌ حَكيمٌ سورة البقرہ: 220) جب یتیم کے مال اور حق کو (جس کا کھانا ولی کےلئے درست نہیں) بشرط اصلاح اپنے مال کے ساتھ ملانا اور تیار کرنا جائز ہے، تو کسی کے مرجانے کے کچھ دن کے بعد ایصال ثواب کی غرض سے (جو ضروری نہیں ہے، اور نہ فقراء کا حق واجبی ہے بلکہ وہ مال اور حق صدقہ کرنے والے کی ہی ملکیت ہے) فقراء والے کھانے کو اور ہدیہ و دعوت دوستانہ کی نیت سے اغنیاء والے کھانے کو ملا کر تیار کرنے اور مشترکہ دعوت کرنے میں بھی کوئی قباحت و کراہت نہیں، اور جب یہ دعوت درست ہے تو اس میں اغنیاء کا شریک ہونا جائز ہے اور اس کا رد کرنا (اجاب اذا دعی) کے خلاف ہے۔ ایسی مشترکہ دعوت کی نظیر خیر القرون میں مجھے نہیں ملی، لیکن ایصال ثواب کی عام احادیث اور آیت مذکورہ بالا کی رو سے یہ دعوت جائز ہے، بالخصوص جب کی منع و کراہت کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

(محدث دہلی ج:10 ش:7 شوال 1361ھ/نومبر 1942ء)

ختنہ کی دعوت کرنا، عرب میں جاہلی دستور چلا آتا تھا اور اسلام نے آکر اس سے منع نہیں کیا، بلکہ سکوت اختیار کیا، اور یہ دلیل ہے اس کی اباحت و جواز کی۔ پس اگر بغیر کسی اہتمام کے ختنہ کی دعوت کردی جائے تو مضائقہ نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جناب سالم کے ختنہ کے موقعہ پر مینڈھا ذبح کیا تھا۔ اس پر امام بخاری نے الادب المفرد (1246) ص:321 میں (باب الدعون الی الختان) کا ترجمہ منعقد فرمایا ہے۔

رہ گئی مسند احمد اور طبرانی کی روایت جس میں عثمان بن ابی العاص یہ فرماتے ہیں کہ (انا کنا لاناتی الختان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ ولاندعی) تو اس کی سند میں محمد بن اسحاق واقع

ہیں، اوروہ اگرچہ ثقہ ہیں، لیکن مدلس بھی ہیں، اور "عن" کے ساتھ یعنی : بغیر تصریح سماع کے روایت کرتے ہیں۔

(محدث بنارس، شیخ الحدیث نمبر)

عہد نبوت اور عہد صحابہ میں ختنہ کی دعوت کرنے کا معمول نہیں تھا۔ لیکن اگر اتفاقی طور پر بلاکسی تکلف اور خاص اہتمام کے کچھ خاص عزیزوں اودوستوں کو ختنہ کی دعوت دے دی جائے، تومضائقہ نہیں، جیساکہ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں (ختنی رایتنا وانا لنجذل بہ وانا لنجذل بہ علی الصبیان ان ذبح عنا کبشا)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 501

محدث فتویٰ